ادبیات

عرفانِ مختوم

یعنی

ترجمہ گیتائے منظوم (فیضی)

از

آلم مظفر نگری

ادھیائے ششم اُو تم سنجم جوگ نام

ضبطِ دل اور اتصالِ تصوری

"میں نے گیتائے منظوم فارسی مصنفہ علامہ فیضی کا اردو میں مکمل ترجمہ کیا ہے اور کوشش کی ہے کہ گیتا کے مضامین اردو میں اس طرح نظم ہو جائیں کہ پڑھنے والا ان پر کما حقہٗ عبور حاصل کر سکے اور ساتھ ہی ساتھ لطفِ سخن سے بھی بہرہ اندوز ہوتا رہے، میں اس کے باب ششم کا ترجمہ بذریعہ رسالہ "برہان" اہل نظر کے سامنے پیش کر رہا ہوں جس سے یہ اندازہ کیا جا سکے گا کہ ترجمہ کس اسلوب پر کیا گیا ہے رہی یہ بات کہ میں ترجمہ کرنے میں کہاں تک کامیاب ہوا ہوں اس کا فیصلہ تو اسی وقت ہو سکے گا جب کہ پوری کتاب چھپ کر سامنے آئے گی اس کتاب کے خاص مضامین عمل بے غرض محبت الٰہی اور عرفان حقیقی ہیں جو کچھ تمام کتاب میں بطرق مختلفہ کیا گیا ہے وہ انھیں عنادین کی تشریح و تفسیر ہے باب ششم میں یہ دکھایا گیا ہے کہ باوجود تصفیۂ دل اور ترک کلی نجات ممکن نہیں جب کہ تصور

ذاتِ حق نہ ہو چنانچہ ارشاد ہوتا ہے۔

باوجود تصفیۂ دل و ترک کلی نجات ممکن نہیں جب تک کہ تصورِ ذاتِ حق نہ ہو اس لئے باب ششم میں اتصال تصوری کو بیان کیا گیا۔

نہیں چاہتا جو جزائے عمل — ہے صرف اس کی ہمت برائے عمل
نظر اس کی سود و زیاں پر نہیں — وہ ہے عارفِ زندگی بالیقیں
حدیں ملتی ہیں جوگ و سنیاس کی — یہ ہیں منزلیں پاس انفاس کی
تفاوت کا ان میں نہیں ہے گزر — یہ رازِ اہلِ غفلت سے ہے مستتر
اگر مہرِ دنیا نہ دل سے گئی — ریاضِ سحر پھر ہے اک دل لگی
کہاں بے عمل اور کہاں اوج جوگ — بہر لحظہ ہے وہ گرفتار سوگ
یہاں جو ہے پابندِ ذوقِ حواس — ہے مردودِ ہر دو جہاں بے قیاس
مگر جوگ میں جو کہ کامل ہوا — خدا کا اسے وصلِ حاصل ہوا
دل اس کا جب اس دلربا سے ملا — ہوا بند اس پر درِ ماسوا
یہ دل دوست بھی اور دشمن بھی ہے — یہی راہبر اور رہزن بھی ہے
اگر دل یہ حاصل ہے قابو تجھے — تو حاصل ہے اک خضرِ کامل تجھے
جو وہ تیرے پنجے سے آزاد ہے — تُو ہے صید وہ مثلِ صیاد ہے
ہے ہر اہلِ دل فارغ کیف و کم — نہ خورسندِ شادی نہ مجروحِ غم
وجود اس کا ہے گنجِ علم و کمال — سمجھتا ہے عالم کو خواب و خیال
زر و خاک یکساں ہیں اس کو مدام — بجز راستی کچھ نہیں اس کا کام
وہ ہمدرد ہے سب کا ہنگام کار — ہوں اغیار یا اس کے خویش و تبار
بدیں طور لازم ہیں اشغالِ جوگ — منزہ رہیں تا کہ اعمالِ جوگ
مسطح جگہ اس پہ ہو گھاس بھی — پھر اک مرگ چھالا بھی کر پاس بھی

ادبیات

عرفانِ مختوم

یعنی

ترجمہ گیتائے منظوم (فیضی)

از

آثم مظفر نگری

ادھیائے ششم اونم سنجم جوگ نام

ضبطِ دل اور اتصالِ تصوری

"میں نے گیتائے منظوم فارسی مصنفہ علامہ فیضی کا اردو میں مکمل ترجمہ کیا ہے اور کوشش کی ہے کہ گیتا کے مضامین اردو میں اس طرح نظم ہو جائیں کہ پڑھنے والا ان پر کما حقہ، عبور حاصل کر سکے اور ساتھ ہی ساتھ لطفِ سخن سے بھی بہرہ اندوز ہوتا رہے، میں اس کے باب ششم کا ترجمہ بذریعہ رسالہ "برہان" اہل نظر کے سامنے پیش کر رہا ہوں جس سے یہ اندازہ کیا جا سکے گا کہ ترجمہ کس اسلوب پر کیا گیا ہے رہی یہ بات کہ میں ترجمہ کرنے میں کہاں تک کامیاب ہوا ہوں اس کا فیصلہ تو اسی وقت ہو سکے گا جب کہ پوری کتاب چھپ کر سامنے آئے گی اس کتاب کے خاص مضامین عمل بے غرض محبت الٰہی اور عرفان حقیقی ہیں جو کچھ تمام کتاب میں بطریق مختلفہ کیا گیا ہے وہ انھیں عنادین کی تشریح و تفسیر ہے باب ششم میں یہ دکھایا گیا ہے کہ باوجود تصفیۂ دل اور ترک کلی نجات ممکن نہیں جب کہ تصور

ذاتِ حق نہ ہو چنانچہ ارشاد ہوتا ہے۔

باوجود تصفیۂ دل و ترک کلی نجات ممکن نہیں جب تک کہ تصورِ ذاتِ حق نہ ہو اس لئے باب ششم میں اتصال تصوری کو بیان کیا گیا۔

نہیں چاہتا جو جزائے عمل — ہے صرف اس کی ہمت برائے عمل
نظر اس کی سود و زیاں پر نہیں — وہ ہے عارفِ زندگی بالیقیں
حدیں ملتی ہیں جوگ و سنیاس کی — یہ ہیں منزلیں پاسِ انفاس کی
تفاوت کا ان میں نہیں ہے گزر — یہ رازِ اہلِ غفلت سے ہے مستتر
اگر مہرِ دنیا نہ دل سے گئی — ریاضِ سحر پھر ہے اک دل لگی
کہاں بے عمل اور کہاں اوجِ جوگ — بہر لحظہ ہے وہ گرفتار سوگ
یہاں جو ہے پابندِ ذوقِ حواس — ہے مردودِ ہر دو جہاں بے قیاس
مگر جوگ میں جو کہ کامل ہوا — خدا کا اسے وصل حاصل ہوا
دل اس کا جب اس دلربا سے ملا — ہوا بند اس پہ درِ ماسوا
یہ دل دوست بھی اور دشمن بھی ہے — یہی راہبر اور رہزن بھی ہے
اگر دل پہ حاصل ہے قابو تجھے — تو حاصل ہے اک خضرِ کامل تجھے
جو وہ تیرے پنجے سے آزاد ہے — تو ہے صید وہ مثلِ صیاد ہے
ہے ہر اہلِ دل فارغِ کیف و کم — نہ خورسندِ شادی نہ مجروحِ غم
وجود اس کا ہے گنجِ علم و کمال — سمجھتا ہے عالم کو خواب و خیال
زر و خاک یکساں ہیں اس کو مدام — بجز راستی کچھ نہیں اس کا کام
وہ ہمدرد ہے سب کا ہنگامِ کار — ہوں اغیار یا اس کے خویش و تبار
بدیں طور لازم ہیں اشغالِ جوگ — منزہ رہیں تاکہ اعمالِ جوگ
مسطح جگہ اس پہ ہو گھاس بھی — پھر اک مرگ چھالا بھی کر پاس بھی